

فہیقی نصیحتیں

”حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا

میں تمہیں تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی تمام معاملات کو زینت بخشنے والا ہے۔

☆
تلاوت قرآن اور ذکر کو اپنے لئے لازم سمجھو کیونکہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ تھارے لئے
آسمان میں ذکر کا باعث ہو گا اور زمین پر نور کا سبب ہو گا۔

☆
طویل خاموشی کو اپنے لئے لازم سمجھو کیونکہ یہ خاموشی شیطان کو بھگانے اور تمہارے دینی
کاموں کے کرنے میں مددگار ثابت ہو گی۔

☆
بہت زیادہ ہٹنے سے پرہیز کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کی زینت کو
ختم کر دیتا ہے۔

☆
چھی بات کہوا گرچہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔

☆
اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرو۔

☆
اپنے عیوب پر نظر کھود و سر ہوں کے عیوب تلاش کرنے کی تمہیں فرصت ہی نہیں ملے گی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بحیثیت سیرت نگار

ڈاکٹر نور الدین جامی *

تاریخ اسلامی میں ایسے افراد بہت کم ملیں گے جنہوں نے نقش ہستی پر دور رس اثرات مرتب کیے ہوں انہی شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت ڈاکٹر محمد حمید اللہ ہیں جنہوں نے فکر، اسلامی تاریخ اور علوم و فنون میں وہ کارنا مے سرانجام دیے جو ان کو رہتی دنیا تک زندہ رکھنے کے لیے کافی ہیں ان کی شخصیت عجز و انساری کا پیکر تھی ڈاکٹر محمد حمید اللہ اس صدی کے بلڈ پائیہ عالم، محقق اور ادیب تھے جنہوں نے اسلامی علوم و فنون میں بالعلوم اور سیرت کے موضوعات کو بالخصوص اپنی تحقیق کا مرکز بنایا ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں نئے اسلوب سے سیرت نگاری میں سر سید احمد خان، علامہ شبیلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کے نام سرفہrst ہیں۔ شبیلی اور سر سید صاحب کے بعد ان کے معاصرین قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور محدث بکیر مولا نا محمد اور لیں کاندھلوی نے سیرت رسول ﷺ پر محتاط عاشقانہ تحقیق اور مدافتع رضول ﷺ پر شاہکار تخلیق کیے۔ اس محققانہ کام کو دیکھ کر بعض لوگوں کے دلوں میں یہ بات آنے لگی کہ شاید اب اس میں اضافہ کی ضرورت نہ ہو لیکن ان حضرات کے بعد آنے والے ایک اور محقق کا کام سامنے آیا تو خیال ہونے لگا کہ سیرت پر تو ابھی کام کا آغاز ہی ہوا ہے اور تحقیق کے اصل میران تواب کھلے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت بلکہ مجدد علوم سیرت کہنا بے جا نہ ہوگا۔ سیرت پر آپ کا تحقیقی کام اپنے انداز کا ایک منفرد کام ہے آپ نے گذشتہ باسٹھ سال کے دوران سیرت سے متعلق موضوعات پر تجویزیں کی ہے وہ اپنی وسعت اور تعلق، گہرا ای اور گیرا ای اور کیفیت کے اعتبار سے تاریخ ادبیات سیرت میں ایک نئے اسلوب بلکہ ایک نئے دور اور ایک نئے عہد کے آغاز و ارتقاء کی غماز ہے۔ اس سے قبل کہ ہم ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو سیرت نگار کے طور پر متعارف کروائیں ضروری ہے کہ ان کے کچھ حالات زندگی بھی بالاختصار قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

* پروفیسر و چیئر مین ادارہ علوم اسلامیہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ۱۶ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ (۱۹ فروری ۱۹۰۸ء) کو حیدر آباد کن میں پیدا ہوتے اور آپ نے تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل بھی اسی سر زمین میں طے کیے۔ جو اس وقت اہل علم کا مرکز اور علوم اسلامیہ کا گھوارہ تھی۔ جامعہ عثمانیہ کے طالب علمی کے زمانے میں آپ کے علمی شغف کا یہ عالم تھا کہ نہ تو کبھی غیر حاضر ہوئے اور نہ جماعت میں دریے سے پہنچے۔ آپ نے جامعہ عثمانیہ سے ایم اے، ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔

1930ء میں ڈاکٹر صاحب نے فقہ میں بدرجہ اول ایم اے کیا اور اسی سال ایل ایل بی میں بھی درجہ اول حاصل کیا۔

ریسرچ اسکالر کے لیے اسی سال ایک نیا شعبہ کھلا تھا اس میں انہیں لے لیا گیا اور اسلامی قانون میں املاک پرانہوں نے کام کا آغاز کر دیا۔ اس زمانے میں تحقیقی کام کرنے والوں کو جامعہ عثمانیہ ڈیڑھ روپیہ ماہوار مشاہرہ دیتی تھی اس مقالہ کا مواجب جمع کرنے کے لیے انہیں مشرق و سطی اور یورپ جانے کا موقع ملا۔ اس ضمن میں لندن، جمنی، ججاز، لبنان، شام، فلسطین، مصر اور ترکی کے کتب خانوں سے بھر پور استفادہ کیا۔ بعد میں جامعہ عثمانیہ کی اکیڈمک کنسل کی اجازت سے یہ مقالہ بون پیونورٹی (جرمنی) میں داخل کیا گیا۔ جہاں 1932ء میں ڈی فل کی ڈگری ملی اس کے بعد سورج بون پیونورٹی پیرس (فرانس) سے 1935ء میں ڈاکٹر آف لیزرز کی سند حاصل کی اور اسی سال وہ حیدر آباد لوٹ گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک مقالہ ”سیاسی و شیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ ہے جسے انہوں نے 1953ء میں جامعہ پیرس میں پیش کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ 1935ء میں حیدر آباد واپس ہوئے ابتداء میں جامعہ عثمانیہ شعبہ دینیات میں بطور یکچھر کے تقرر ہوا۔ 1935ء سے 1948ء تک ڈاکٹر صاحب بحیثیت ریڈر شعبہ قانون

جامعہ عثمانیہ سے وابستہ رہے۔ ۵

1947ء میں جب ملک کا بُوارہ ہوا تو حیدر آباد نے اپنے مخصوص حالات میں اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ستمبر 1948ء میں قائدِ اعظم کی وفات کے ساتھ ہی بھارت نے سترہ مختلف مقامات

سے مملکت حیدر آباد پر حملہ کیا۔ حیدر آباد کی آزادی کی حفاظت کے لیے جو کوششیں اس زمانے میں ہوئیں ان میں سے سب سے بڑا قدم یہ تھا کہ ایک وفدِ سلامتی کو نسل میں بھارت کی جا رہیت کے خلاف اپنا مقدمہ پیش کرنے نکلا۔ ڈائٹ سب اس کے مشیر تھے۔ پولیس ایکشن 1948ء کے بعد جب نظام کی حکومت کا سقوط عمل میں آیا تو حضور نظام نے وفد کو واپس آنے کی ہدایت دی۔ ڈاکٹر حمید اللہ جان بیج کر لڑنے نکلے تھے۔ وہ لوٹ کر حیدر آباد نہ گئے درمیان میں پیرس میں اتر پڑے۔ اور وہیں رہنے لگے۔ کچھ دوستوں اور عزیزوں نے کہا کہ پاکستان آجائیے انہوں نے اس سے بھی اتفاق نہ کیا بعد میں کچھ عرصے کے لیے حکومت پاکستان کی دعوت پر پاکستان آئے مگر پھر واپس چلے گئے۔

پیرس چھوڑنے سے انکار کی وجہ بڑی خاموشی سے انہوں نے واضح کر دی کہ ”آٹھ زبانیں جاتیا ہوں کچھ اور زبانیں پڑھ لیتا ہوں پیرس میں جو کام کر سکوں گا۔ وہ شاید ان دونوں جگہوں پر میسر نہ ہو سکے“۔

ڈاکٹر صاحب الملة شرقیہ یعنی اردو، فارسی، عربی اور ترکی کے علاوہ انگریزی فرانسیسی، جرمنی، اطالوی وغیرہ زبانوں پر بھی عبور رکھتے ہیں

سقوطِ حیدر آباد کے بعد سے ڈاکٹر صاحب پیرس میں مقیم ہے وزارت تعلیم کے تحت پیرس میں اور مغلیل اسٹڈیز ریسرچ سنٹر قائم ہے۔ جس میں ایسے صاحبان علم کو رکھا جاتا ہے۔ جو مختلف وجہوں کی بناء پر اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور ہو جاتے ہیں ڈاکٹر صاحب 25 سال اس سے وابستہ رہ کر اب ریٹائر ہو چکے ہیں اور اس کے وظیفے پر ان کی گزر بسر ہو رہی ہے بقول ڈاکٹر صاحب ”اب میں کسی ملک کا شہری نہیں ہوں مستقل مہاجر ہوں میری مہاجریت کی ایک سند حکومت فرانس نے جاری کر دی تھی۔ وہ میرا پاسپورٹ ہے اس پر بیرونی سفر کرتا ہوں یوں میری شہریت آفاقی ہے“۔

ڈاکٹر حمید اللہ رہتے تو پیرس میں ہیں لیکن ان کی کوئی متعین قومیت نہیں ہے وہ باتوں میں کسی بے وطن (Stateless) شخص کا درجہ رکھتے ہیں بے وطن شخصی حیثیت پچھلی جنگ عظیم کے اختتام پر کسی بین الاقوامی کونشن میں تایم کی گئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے اپنے بیان کے مطابق ملک فرانس کے قوانین جہاں وہ آپنا گزین کی

حیثیت سے مقیم پانچ ماہ سے زیادہ ملک سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیتے ۱۲۔

اس سوال پر کہ آپ نے پیرس ہی کو اپنی مستقل رہائش کے لیے کیوں منتخب کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے بتایا کہ ”ایک تو اور مختلف اسنڈیز ریسرچ سنٹر جیسا ادارہ کہیں اور نہیں، دوسرے یہاں اسی لاکھ اور ایک کروڑ کتابوں پر مشتمل ایسی متعدد لا بصری ریاضی موجود ہیں جن کی کہیں نظر نہیں ملتی۔ یہاں ایک موضوع پر مثلاً عالم عرب پر خصوصی لا بصری ریاضی موجود ہیں جن میں موضوع سے متعلق ہرزبان کی کتابیں یکجا مل جاتی ہیں۔ لا بصری السنہ الشرقیہ میں 30 لاکھ کتابیں موجود ہیں یہاں کام احوال بھی نہیں تباہ زیادہ پر سکون اور علمی ہے۔

فرانس میں اگرچہ اسلام دشمنی کا جذبہ بہت شدید ہے اور الجزاں میں جو کچھ ہوا وہ اس کا ثبوت ہے لیکن اس کے باوجود صرف پیرس میں اب تک ایک لاکھ فرانسیسی مسلمان ہو چکے ہیں یہاں ایک سو سے زیاد مساجد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تجربہ کی زندگی اختیار کی۔ محمد صلاح الدین مرحوم نے ڈاکٹر صاحب سے یہ نازک سوال کر ڈالا۔ کہ ” ڈاکٹر صاحب آپ زندگی بھر قرآن و سنت کا درس دیتے رہے اور اس پر عمل بھی کرتے رہے مگر آپ نے ایک سنت پر عمل نہیں کیا۔ یعنی نکاح، اس کا کیا جوز ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے ایک لمحہ کا توقف کیے بغیر کہا کہ میں سخت گنہگار ہوں مجھے بڑھاپے میں تو اس کو تاہی کاشدت سے احساں سے اللہ مجھے معاف فرمادے“ یہ کہ کراصل سبب بتایا کہ ” ہمارے ہاں یہ کام والدین کے ذمے ہوتا ہے میں چونکہ ایک طرف وطن سے دور یہاں تھا رہا اور دوسری طرف والدین سے بھی محروم تھا۔ یہاں حالات نے اس کے اسباب پیدا کر دیئے

ڈاکٹر حمید اللہ کی سیرت النبی پر تصانیف و تالیفات و خطبات

ڈاکٹر حمید اللہ کی قرآن، سیرت حدیث، فقہ، سیاست، اسلامیات، اور متعلقہ متفرقہ موضوعات پر متعدد تحریریں ہیں جن کا کامل احاطہ تو نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ شہ پارے حیدر آباد کن، فرانس، جمنی، پاکستان اور دیگر ممالک میں بکھرے پڑے ہیں تصنیفات کی تعداد کے بارے میں محمد صلاح الدین صاحب (مرحوم) رقمراز ہیں کہ ” مختلف بین الاقوامی جرائد اور مختلف زبانوں میں ان

کے شائع شدہ مقالات کی تعداد 921 ہے وہ ایک سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۳۱
 ڈاکٹر صاحب کی تصنیفات، تالیفات اور رسائل کی تعداد میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے
 شاہ بنغ الدین لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے اپنے بیان کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ان کے
 مقالے ہیں اور 164 کے لگ بھگ انکی تصنیفات، تالیفات، تراجم، نظر ثانی شدہ کتابوں، کتابچوں
 اور رسائل کی تعداد بہتی ہے۔ ۳۲

- ۱۔ محمد رسول ﷺ (فرانسی) مطبوعہ پیرس 1959ء عنوان Le Prophet det, Islam Sa vie et Son-(2 Volumes)
- ۲۔ محمد رسول ﷺ (انگریزی) سینٹرل کلچرل پیرس
- ۳۔ محمد رسول ﷺ (انگریزی) ادارہ اسلامیات لاہور
- ۴۔ محمد رسول ﷺ (انگریزی) حیدر آباد کن مطبوعہ 1975ء
- ۵۔ محمد رسول ﷺ (اردو) انگریزی سے ترجمہ از نذر حق
- ۶۔ محمد رسول ﷺ (ترکی) فرانسی سے ترجمہ
- ۷۔ محمد رسول ﷺ (یوگوسلاوی) فرانسی سے فناق زبان میں ترجمہ
- ۸۔ سیرہ طیبہ: عثمانی یونیورسٹی میں پچھر ز کا مطبوعہ
- ۹۔ سیرہ طیبہ کا پیغام عصر حاجر کے نام: الحمراہ لاہور میں اپریل 1992ء میں کی گئی تقریر کی کتابی شکل
- ۱۰۔ آنحضرت اور جوانی: مختصر رسالہ جو سکندر آباد کن سے شائع ہوا اور دارالاحدہ کراچی سے شائع ہوا۔
- ۱۱۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (انگریزی) مطبوع 1939ء اسلامک کلچر حیدر آباد کن
- ۱۲۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (اردو) مطبوع 1941ء رسالہ معارف عظیم گڑھ
- ۱۳۔ عہد نبوی میں نظام تعلیم: (فرانسی ترجمہ) مطبوع 1958ء پیرس
- ۱۴۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی: (اردو ترجمہ) مطبوعہ 1950ء

- ۱۵۔ رسول اکرم ﷺ در میدان جنگ: (انگریزی ایڈیشن کا فارسی ترجمہ) مطبوعہ 1956ء
تهران
- ۱۶۔ رسول اکرم ﷺ در میدان جنگ: (انگریزی سے ترکی زبان میں ترجمہ) مطبوعہ 1962ء
استنبول
- ۱۷۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (فرانسیسی) مطبوعہ 1939ء
- ۱۸۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (اردو) مطبوعہ 1940ء مجلہ مجموعہ تحقیقات علمیہ جامعہ عثمانیہ
حیدر آباد دکن
- ۱۹۔ عہد نبوی کے میدان جنگ: (انگریزی) مطبوعہ 1953ء وکنگ لندن
- ۲۰۔ عربی جوشی تعلقات اور نو دستیاب شدہ مکتوبات نبوی بنام نجاشی مطبوعہ 1942ء
- ۲۱۔ خطبات بہاولپور: (اردو) مطبوعہ اپریل 1981ء پاکستان
- ۲۲۔ کتاب الحجر: (عربی) مطبوعہ 1942ء دارالمعارف حیدر آباد دکن
- ۲۳۔ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کا تعلق تجارت سے: ڈاکٹر یوسف الدین سبقة
پروفیسر جامعہ عثمانیہ کے حاشیہ اور دیباچے سے شائع ہوئی
سرکار دو عالم ﷺ کے خارجہ تعلقات: (انگریزی)
- ۲۴۔ Foreign Relations of Prophet Muhammad with the
counties of middle east, India, Turkistan and China.
- ۲۵۔ رسول اکرم ﷺ کے نامہ ہائے مبارک: اس کی اب تک چھ اصلیں ملی ہیں ان پر الگ الگ
بھی مضمون اردو، فرانسیسی میں چھپے ہیں جو مجموعہ بھی فرانسیسی کتاب ذیل میں ہے۔
- ۲۶۔ Six origin man & Lamress Diploma Digrs Duprophis to d Islam
- ۲۷۔ سیرۃ ابن اسحاق: مطبوعہ 1985ء ادارہ فروغ اردو لاهور
- ۲۸۔ The Life and Work of the Prophet of Islam. (vol.1)
- ۲۹۔ (فرانسیسی کی کتاب کا انگریزی ترجمہ) مطبوعہ 1998ء اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد

- ۳۱۔ انساب الاشراف
- ۳۲۔ صحیفہ ہما بن منبہ: (عربی) مطبوعہ ۱۹۵۳ء مجلہ اجمع لعلمی العربی اکیڈمی دمشق
- ۳۳۔ صحیفہ ہما بن منبہ: (اردو) مطبوعہ ۱۹۵۶ء متبہ نشاط ثانیہ حیدر آباد کن
- ۳۴۔ امام ابوحنینہ کی تدوین قانون اسلامی: مطبوعہ ۱۹۴۲ء
- ۳۵۔ امام ابوحنینہ کی تدوین قانون اسلامی: (ترکی ترجمہ) مطبوعہ ۱۹۶۳ء استنبول
- ۳۶۔ امام ابوحنینہ کی تدوین قانون اسلامی: (انگریزی ترجمہ) مطبوعہ ۱۹۵۵ء استنبول
- ۳۷۔ الاخبار الطوال ابوحنینہ الدینوری: (ابوحنینہ دینوری کا مجموعہ حدیث)
- ۳۸۔ الجامع الصخیر: (عربی سے اردو ترجمہ امام بخاری کا مشہور مجموعہ احادیث، حدیث نبوی ﷺ کے سلسلے کی ایک خدمت
- ۳۹۔ کتاب الاصل: علم فقه پر امام نحمد الشیبانی کی کتاب کو مرتب کر کے حیدر آباد سے شائع کرایا
- ۴۰۔ سلطنتوں کا باہمی بر تاؤ کا دستور اعمال۔ قانون بین الامم ایک کے اصول اور نظیریں مطبوعہ ۱۹۳۶ء حیدر آباد
- ۴۱۔ قانون بین الامم ایک (پروفیسر نیس کی کتاب کافر انیسی سے اردو میں ترجمہ)
- ۴۲۔ قانون بین الامم ایک (ترجمہ المسیر الکبیر امام محمد شیبانی کی عربی میں لکھی ہوئی کتاب کا)
- ۴۳۔ قانون شہادت: مطبوعہ ۱۹۴۴ء حیدر آباد کن
- ۴۴۔ اسلامی قانون تصادم (پروفیسر منکرس کروائی کی فرانسیسی تصنیف کا اردو ترجمہ)
- ۴۵۔ اسلامی ریاست (عہد رسالت کے طرز میں اشتہار) مطبوعہ ۱۹۹۲ء لاہور
- ۴۶۔ الوہاّق اسیاست فی العهد النبوی والخلافۃ الراسخة: (فرانسیسی) مطبوعہ ۱۹۳۵ء
- ۴۷۔ الوہاّق اسیاست فی العهد النبوی والخلافۃ الراسخة: (اردو ترجمہ) مطبوعہ ۱۹۶۰ء
- ۴۸۔ الوہاّق اسیاست فی العهد النبوی والخلافۃ الراسخة: (عربی) مطبوعہ نظر ثانی، طبع خامس

- ۳۹۔ السلامی قانون اور نظریہ دستور ارتقاء: (ڈی بی میکنڈ لند کی انگریزی کتاب کا ترجمہ)
- ۴۰۔ سرخسی: (فرانسیسی میں ترجمہ) یہ کتاب میں الہما لک پر لکھی گئی ہے
- ۴۱۔ قانون میں الہما لک کی تازہ ترقیات: مطبوعہ ۱۹۴۱ء مجلہ طیلسانیں حیدر آباد کن
- ۴۲۔ روزہ کیوں؟ (اردو) مطبوعہ ۱۹۶۶ء قرآن و سیرت سوسائٹی حیدر آباد
- ۴۳۔ روزہ کیوں؟ (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۶۱ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزر لینڈ)
- ۴۴۔ روزہ کیوں؟ (جرمن) مطبوعہ ۱۹۶۱ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزر لینڈ)
- ۴۵۔ روزہ کیوں؟ (فرانسیسی) مطبوعہ ۱۹۶۱ء مرکز اسلامی جنیوا (سوئزر لینڈ)
- ۴۶۔ اسلام کے بنیادی مسائل کا حل: (انگریزی)
- ۴۷۔ فاسلام کا تعارف: (انگریزی) مطبوعہ پرس Introduction of Islam
- ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب ایک امریکی نیگرو (نومسلم) کی خواہش پر لکھی تھی اس کا 22 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے
- ۴۸۔ اسلام اور عیسائیت: (انگریزی)
- ۴۹۔ اسلام اور اشتراکیت: (انگریزی)
- ۵۰۔ اسلام کا عاموی تصور: (انگریزی)
- ۵۱۔ نیلگری: ڈاکٹر صاحب ابتدائی تصنیف میں سے ایک تصنیف، مطبوعہ حیدر آباد
- ۵۲۔ صحیۃ اللہ البالغہ: "شاہ ولی اللہ صاحب کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ" مطبوعہ ۱۹۹۷ء
- ۵۳۔ خطبات گاسان و تاسی: (اردو ترجمہ) مطبوعہ ۱۹۲۴ء تا ۱۹۷۹ء
- ۵۴۔ کتاب النبیات: (ابوحنیفہ الدینوری کی درختوں کے بارے میں انسائیکلو پیڈیا) مطبوعہ ۱۹۳۳ء ہمدرد کراچی
- ڈاکٹر حمید اللہ کی تمام کتب کا مفصل تقیدی و تحقیقی جائزہ لینا تو مشکل ہے البتہ ان کی سیرت کی چند کتب کا جائزہ پیش خدمت ہے

عہد نبوی ﷺ میں نظام تعلیم

۱۳۶۱ھ حیدر آباد سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کے گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ۱۸۱
اس مجلہ کتاب کے کل 84 صفحات ہیں یہ مقالہ سب سے پہلے انگریزی میں لکھا۔ جو سلامک پلچر
(حیدر آباد) سے 1939ء میں شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ رسالہ معارف اعظم گڑھ میں 1941ء میں
چھپا۔ مستقل کتاب کے طور پر بھی یہ مقالہ اعظم گڑھ سے 1941ء میں چھپا۔ چوتھی بار رسالہ نظامیہ
حیدر آباد نے 1942ء میں طبع کیا۔ چھٹی بار مکتبہ جامعہ دہلی سے 1944ء میں ”عہد نبوی ﷺ میں نظام
حکمرانی“ نامی کتاب میں شامل کیا گیا۔ ساتویں بار اس کتاب کی اشاعت دوم 1947ء میں حیدر آباد
میں ہوئی۔ جب کہ مؤلف نے اپنی کتاب ”سیرہ نبوی“ میں اسے بطور ایک باب کے شامل
کیا۔ نواں ایڈیشن کچھ فرق و اضافہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے وسعت مطالعہ
کی دلیل ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہر نئے ایڈیشن میں ہماری معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوتا

۔۔۔

اشاعت دہم 1976ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کے شاگرد ڈاکٹر یوسف الدین (جامعہ عثمانیہ کے
سابق صدر شعبہ مذہب و ثقافت) نے جگہ جگہ حاشیے لکھے ہیں اس کتاب کے دواہم باب عہد جاہلیت
کا نظام تعلیم اور عہد اسلامی کا نظام تعلیم ہیں۔ پہلے باب میں قبل از اسلام کا عربی علم، مدرسے، ادبی
کانگریس، طائف والوں کا علمی ذوق، تعلیم نسوان، خط اور تحریت مدرسے اور اقامت خانے اور صدقہ کی
اقامتی جامعہ، نو مسلموں کا دارالعلوم میں آبسا۔ مدینے میں روزافزوں مدرسے، تعلیم کی تشویق، تدوین
قرآن، تدوین حدیث، خطاطی کی ترقی، خصوصی استعداد، مترجم، نصاب تعلیم، بچوں کی تعلیم، عورتوں کی
تعلیم، تعلیم کا سرکاری بندوبست، اس کے تحت ناظر تعلیمات، شاعری، فلسفہ، فن تعلیم گیمز اور اسپورٹس
اور زنسنگ کے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے

عہد نبوی ﷺ کے میدان جنگ

ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب سفر ججاز کے بعد پہلے مقالے کی صورت میں لکھی اور یہ مضمون ”
مجموعہ تحقیقات علمیہ“ جامعہ عثمانیہ (شعبہ دینیات و فنون۔ سالنامہ ہفتہ) میں ۱۳۵۹ھ 1940ء میں۔

شائع ہوا تھا۔ اہل علم و فضل کی پذیرائی نے انہیں مجبور کیا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کریں۔ اس کا پہلا یڈیشن بھی حیدر آباد کن سے جمادی الاول ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا۔ میں قبل دوازھائی سال کے مختصر عرصے میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے

ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی نشاندہی پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تصحیح و نگرانی کے ساتھ شائع شدہ نسخہ، معروف دینی اسکالر ڈاکٹر مولانا محمد میاں صدیقی صاحب نے ایڈٹ کیا۔ بعض مفید اضافے کیے۔ دو اضافے بہت اہم کئے گئے ایک یہ کہ پہلے پیچھرے "غزوہ الرسول" کو اس کتاب کا حصہ بنادیا گیا۔ اس کی حیثیت پورے غزوہات الرسول کے تعارف کی ہو گئی۔ دوسرا اضافہ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی نے کیا۔ یہ اضافہ غزوہ خیبر کا ہے اس اضافے کا محرك یہ ہے کہ خود مصنف نے کتاب کے تمہیدی کلمات میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ غزوہ خیبر کے بارے میں معلومات جمع نہ کر سکے۔ حالانکہ اہم غزوہ ہے

کتاب ہذا میں عہد نبوی میں نظام دفاع۔ عہد نبوی کی جنگیں، غزوہ بدر، غزوہ احزاب، فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ خیبر، یہودیوں کی لڑائیاں، غزوہات نبوی (مختصر خاکہ) کے مضامین شامل ہیں۔ نتائج غزوہات و سرایا کے باب میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ "رسول رحمت حضرت محمد ﷺ نے اپنی دس سالہ مدنی زندگی میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے جو چھوٹی اور بڑی جنگیں لڑیں یا جنگی کاروائیاں کیں ان کی تعداد مستند روایات کی رو سے بیاسی ہے ۱۸۔"

غزوہات نبوی کے مختصر خاکے میں صرف ان 28 غزوہات کی تفصیلات جمع کی گئی ہیں جن کی قیادت خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی ۱۹۔

سید رضوان علی ندوی کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب دوسری تصنیف کی مدد سے نہیں بلکہ اپنے سفر حجاز کے دوران غزوہات الرسول کے موقع میا دین بدر، احد، حنین، حدیبیہ، تبوك، وغیرہ کی زیارت کے بعد لکھی تھی۔ اور اس میں ان مقالات کے فوٹو بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے پہلے مصر کے مشہور اسکالر اور سیاسی لیڈر، وزیر محمد حسین نے فوٹو دیے تھے۔ لیکن وہ اتنے جامع نہیں اور نہ ہی ان میں وہ عسکری تفصیلات ہیں جو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔

عہد نبوی میں نظام حکمرانی

پہلی دفعہ ۱۳۶۳ھ (برابر 1944ء) میں مکتبہ جامعہ علمی کے زیر انتظام شائع ہوئی تھی۔

ایکن بستی سے اس کے ذخیرے کا بہت بڑا حصہ 1947ء کے اواخر میں وہاں کی آگ اور خون کی ہولی کی نذر ہو کر تلف ہو گیا ہے ۲۰

اس نسخہ کی ایک کاپی بہادر یار جنگ اکیڈمی کے کتب خانہ میں موجود ہے ۲۱ شاہ

مصباح الدین لکھتے ہیں کہ یہ داکٹر حمید اللہ صاحب کے ان بارہ مقالوں کا مجموعہ ہے جو 1937ء اور 1943ء کے دوران لکھے گئے۔ ۲۲

موبیزودہ کتاب کا پہلا مضمون "رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟" مصنف کے ایک اور مجموعہ مضمایں "رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی" (مطبوعہ 1950ء جدید عکسی اشاعت جنوری 1980ء زیر انتظام دارالاشاعت کراچی) میں بھی شامل ہے تاہم باقی مضمایں پہلی بار کتابی شکل میں کیجا ہوئے ہیں یہ سب مضمایں چونکہ سیرت نبویہ سے ہی متعلق ہیں اس لیے ان میں معنوی ربط موجود ہے۔ ۲۳

اردو اکیڈمی سندھ کراچی نے نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن ستمبر 1987ء میں شائع کیا۔ اعلیٰ کتابت، طباعت اور 298 صفحات کی مجلد کتاب ہے۔ اس میں 53 صفحات کا اشاریہ بھی ہے ڈاکٹر صاحب کا اشاریہ ترتیب دینے کا ایک خاص انداز ہے وہ پہلے کتاب کے فقرات میں نمبر وار تقسیم کرتے ہیں اشاریہ میں صفحات کی بجائے پیر اگراف کے نمبر کا حوالہ دیتے ہیں اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں خاکے اور نقشے بھی ہیں جس سے متن کو سمجھنے میں بڑی مدد تھی ہے سیرت کی کتابوں میں یہ اضافہ ڈاکٹر صاحب کی ایجاد ہے ہر صفحہ پر عربی، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن کتب کے حوالے اہیں ایڈیشن میں بارہ مقالے ہیں مقالوں کے عنوان بعض حوالہ اشاعت درج ذیل ہیں

نمبر شمار	عنوان مضمون	حوالہ اشاعت	صفحہ نمبر
۱	رسول اکرم کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے؟ نشریہ صدر مجلس اشاعت سیرت حیدر آباد کن	۱۶	
۲	شہری مملکت کہ	رسالہ معارف عظیم گزہ جنوری فروری ۱۹۴۲ء	۷۳
۳	دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور	مجلہ طیلسانیں حیدر آباد کن جولائی ۱۹۳۹ء	۱۰۵
۴	قرآنی تصور مملکت	معارف عظیم گزہ دسمبر ۱۹۴۱ء	۱۳۱
۵	اسلامی عدل گستاخی اپنے آغاز میں	مجلہ تحقیقات علیہ جامعہ عثمانیہ سالنامہ ۱۹۳۶ء	۱۸۲
۶	عہد نبوی کا نظام تعلیم	معارف عظیم گزہ نومبر ۱۹۴۱ء	۲۱۰
۷	جامعیت عرب کے معاشی نظام کا اثر	مجموعہ مقالات علمیہ حیدر آباد ۱۹۴۳ء	۲۳۳
۸	عہد نبوی کی سیاست کاری کے اصول	رسالہ سیاست حیدر آباد کن جنوری ۱۹۴۰ء	۲۵۳
۹	تایف قلبی سیاست خارجہ کے اصول	رسالہ نظامیہ حیدر آباد کن ربیع الآخر ۱۳۵۷ھ	۲۶۱
۱۰	ہجرت نوآباد کاری	رسالہ سیاست حیدر آباد جولائی ۱۹۴۰ء	۲۸۲
۱۱	آنحضرت ﷺ اور جوانی (اسپورٹس)		
۱۲	آنحضرت ﷺ کا سلوک نوجوانوں کے ساتھ نشریہ نجم مسلم نوجوانان سکندر آباد کن	۹۸	
			۳۳۲

رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی

یہ لاہور میں ۱۳۶۹ھ (بمطابق ۱۹۵۰ء)، میں شائع ہوئی پھر بار بار چھپی کتاب سن وار کی جگہ علاقہ وار سیاست کا آئینہ ہے مثلاً رومیوں، ایرانیوں، یہودیوں، عرب قبیلوں وغیرہ پر الگ الگ ابواب میں بحث ہے ۲۵

شاہ بیغ الدین کے بیان کے مطابق دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۵ء میں چھپا۔ تیسرا ایڈیشن ڈاکٹر صاحب کی اجازت اور ان کی نظر ثانی کے بعد ۱۹۶۱ء میں دارالاشرافت کراچی نے چھپا پا اس میں ڈاکٹر صاحب کے ۳۲ مضامین شامل ہیں تیرے مضمون ”مواد و مأخذ“ کے باہر ابواب ہیں جو سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر مشتمل ہیں۔ ۲۶

مصنف نے ۱۳۸۷ھ (بمطابق ۱۹۶۷ء) میں اپنی بے شمار علمی مصروفیات کے باوجود پوری کتاب پر از سر نظر ثانی فرمائی جا بجا مفید اضافے اور اخلاط کی درستی فرمائی اور ایک مستقل

باب (ایک نئے اصل مکتوب بہت سی تھتے۔ دریافت نامہ مبارک بن سری) کا اضافہ فرمایا۔ اور اس نامہ مبارک کا فتویٰ بھی جدید اشاعت میں شامل ہے اس کتاب کے زمانہ ہائے تالیف بر صفحہ چار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ 1935ء تا 1950ء کے درمیان لکھے ہوئے کوئی 32 مقالے ہیں تین مقالے جو کسری کے نام مکتوب بنوی ﷺ کے بارے میں ہیں 1967ء میں لکھے گئے ہیں

مکمل فہرست مضمایں بسع زمانہ تالیف درج ذیل ہیں

نمبر شمار	عنوان مضمایں	سن تالیف
۱	سیرت کامطالعہ کس لیے کیا جائے؟	۱۹۳۸/ھ۱۳۵۷ء
۲	مواد و مأخذ سے نبوت کے کلی دور تک	۱۹۳۶/ھ۱۳۴۳ء ۱۹۳۲/ھ۱۳۴۲ء ۱۹۳۶/ھ۱۳۴۳ء
۳	تلہٰ رسالت	۱۹۵۰/ھ۱۳۶۹ء
۴	عوراؤں نے کیا ہاتھ بٹایا	۱۹۳۹/ھ۱۳۵۸ء
۵	صلح حدیبیہ	۱۹۳۹/ھ۱۳۵۸ء
۶	فتح کہہ (سازھے تیرہ سو سال سا لگرہ فتح کہہ کے موقع پر) ۲۲ رمضان ۱۹۳۹/ھ۱۳۵۸ء	۱۹۳۹/ھ۱۳۵۸ء
۷	عربی جپشی تعلقات	۱۹۳۷/ھ۱۳۵۲ء
۸	مکتوبات بنوی ﷺ بنام نجاشی	۱۹۳۲/ھ۱۳۶۱ء
۹	مکتوبات بنوی ﷺ کے دو اصول	۱۹۳۶/ھ۱۳۵۵ء
۱۰	خط قیصر روم	۱۹۳۵/ھ۱۳۵۳ء
۱۱	عرب بیزنٹینیوں کے تعلقات	۱۹۳۵/ھ۱۳۵۳ء
۱۲	عرب ایرانی تعلقات	۱۹۳۶/ھ۱۳۵۵ء
۱۳	ایک نئے اصل مکتب بنوی کی دریافت نامہ مبارک بنام کسری	۱۹۴۷/ھ۱۳۸۷ء
۱۴	عہد نبوی میں یہودتا عہد نبوی کی سیاسی دستاویز میں	۱۹۵۰/ھ۱۳۶۹ء
۱۵	امہات المؤمنین	۱۹۳۳/ھ۱۳۶۳ء
۱۶	علمگیر گھیاں	۱۹۳۷/ھ۱۳۶۶ء
۱۷	انسانیت کا منشور	۱۹۵۰/ھ۱۳۶۹ء

عرض مؤلف (1387ھ برابر 1950ء) میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے تحریر کیا ہے کہ لکھتے وقت کبھی خیال نہ آیا کہ خود اکتفا مقام لے خود بخود ایک بڑی کتاب کے باب بننے جا رہے ہیں میں اس طرح بجائے سن وار سوانح پاک ﷺ کھنے کے ملک دار اور قوم وار لکھتا رہا۔ یہ مقالات کا مجموعہ کوئی مستقل تالیف نہیں اور نہ سیرت پاک پر کوئی جامع و مکمل کتاب ہے مضمون لکھتے وقت یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ کوئی بھی دوسرے مضمایں کے ساتھ پڑھے گا۔ اس لیے متعدد مضمایں میں تکرار پائی جاتی ہے 1950ء والی اشاعت میں مباحثہ کی تکمیل کے لیے ایک دو باب البتہ تازہ تالیف اور غیر مطبوعہ بھی شامل کئے گئے ہیں ۲۷

عربی جبشی تعلقات اور نو دستیاب مکتوبات بنا نجاشی

شاہ مصباح الدین شکلیل کے بیان کے مطابق ڈاکٹر صاحب کا یہ چوبیس صفحات کا رسالہ 1361ھ / 1942ء میں ادارہ ترقی تعلیم اسلامی حیدر آباد دکن نے چھاپا ہے اس میں مکتب مبارک نبویہ بنا نجاشی کا عکس بھی ہے بعد میں یہ مقالہ ”رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی“ میں شامل کر لیا گیا ۲۸

صحیفہ حمام بن معہ (الصحیفۃ الصحیحۃ)

حدیث کا قدیم ترین مجموعہ اور تاریخ مدونین حدیث، حیدر آباد دکن سے 1961ء اور 1979ء میں شائع ہوا۔ عربی، انگریزی، فرانسیسی اور ترکی میں ترجمہ ہو چکا ہے عبد القیوم قریشی کے مطابق یہ قدیم ترین مجموعہ احادیث ہے جو عہد صحابہ میں مرتب ہوا تھا۔ آپ نے اس نادر و نایاب ذخیرہ کا ایک مخطوط برلن (جرمنی) میں دریافت کیا اور اسے جدید اسلوب و مدونین کے مطابق مرتب کر کے شائع کیا۔ شاہ مصباح الدین شکلیل کے مطابق یہ کتاب پاکستان میں 1956ء میں شائع کی گئی۔ یہ کتاب ایک سو چھالیس صفحات پر مشتمل ہے پاکستان میں ملک سنز کار خانہ بازار فیصل آباد نے اگست 1983ء میں شائع کی۔ اس میں غلام احمد حریری صاحب کا اضافی دیباچہ بھی ہے۔ صفحہ اول پر درج ہے ”مدونین حدیث کی ایک قدیم ترین کوشش یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنے شاگرد ابو عقبہ ہمام بن منبهؓ“

ابن کامل بن شیخ ایمانی اباؤ اہنے اسے ایسے مرتب کیا ہوا۔ "الصحیفہ الصحیحہ" موسوم بـ "صحیفہ ہمام بن منبه" یہ 58ھ سے پہلے کی تین بـ ۲۹

اس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا پیش لفظ طبعی ثالث بھی شامل ہے اس میں لکھا ہے کہ 1933ء میں زیر اشاعت عربی کتاب کا ایک ناقص مخطوط برلن میں ملا۔ ڈاکٹر صاحب نے نقل کر لیا۔ اور اس نادر روزگار کتاب کے کسی نسخہ کی تلاش میں رہے۔ 1953ء میں دمشق کی عربی اکادمی نے اپنے سہ ماہی رسانی "محلہ اجمع العربی" کے چار نمبروں میں بـ اقتساط طبع کیا۔ پھر الگ کتابی صورت میں شائع کیا۔ محمد حبیب اللہ نے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے نظر ثانی کی حیدر آباد دکن سے اردو میں یہ کتاب پہلی بار 1375ھ میں مکتبہ نشاط ثانیہ مفسطیم جاہی مارکیٹ سے شائع ہوئی اس کتاب پر طبع چہارم بعد نظر ثانی بھی درج ہے جس غالباً اس سے پہلے کی تین طباعتیں دوسری زبانوں کی ہیں اس کا حرفاً آغاز محمد رحیم الدین صاحب نے لکھا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ابھی حال میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ انقرہ یونیورسٹی ترکی کے کتب خانے میں سے ہمام بن منبه کے شاگرد عمر بن راشد اور امام احمد بن حنبل کے جلیل القدر استاد عبد الرزاق بن ہما الصنیعی ایمانی کے مصنف کے مختلف مخطوطوں سے ڈاکٹر محمد یوسف الدین نے ایڈٹ کیا ہے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے عربی اور اردو حصہ کی طباعت اور تصحیح کے علاوہ صحیفہ ہمام کی حدیثوں کا بخاری اور مسلم سے تخریج احادیث کا کام بھی انجام دیا ہے۔ صحیفہ ہمام بن منبه کی دریافت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حفظ حدیث اور یادداشت کے تحفظ کا سلسلہ اور تدوین حدیث کا آغاز عہد رسالت میں ہی ہو چکا تھا۔ حضرت علیؓ نے احادیث کا ایک کتابچہ مرتب کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر و بن العاصؓ نے "الصحیفہ الصادقة" ترتیب دیا۔ صحیفہ جابر بن عبد اللہ، مسند ابی ہریرہ اور عمر و بن حزمؓ کے جمع کردہ فرایمن رسالت، قیمتی دستاویزات کا مجموعہ ہیں جو ہمارے تاریخی ریکارڈز ہیں، اس کتاب میں عربی متن بھی ہے ڈاکٹر صاحب کا استنبول میں لکھا ہوا حاکمہ بھی شامل ہے جس کی تاریخ 8 ربیع الثانی 1374ھ بـ برطابق 1955ء، مجلس علم و ادب کے محمد حبیب الدین فضلی نے ڈاکٹر صاحب کے تصحیح کردہ ایڈیشن کو اکتوبر 1994ء میں کراچی سے شائع کیا۔ یہ اشاعت پنجم ایک سو تر اسی صفحات پر

مشتمل ہے ۳۱

سیرت ابن اسحاق

محمد طفیل نے نقوش (ادارہ فروغ اردو لاہور) سے رسول نبیر شائع کئے بڑے صفحیم اور بڑے ہی آب و تاب والا یہ عظیم کام اردو میں سیرت نبوی ﷺ کے بڑے قدیم سرمایہ کو محفوظ کرنیکا باعث ہوا ہے اس کی جلد دہم مطبوعہ جنوری 1985ء سات صفحات پر مشتمل ہے اس میں 395 صفحات سیرۃ ابن اسحاق کے ہیں جسے اہل علم تیرہ سو برس سے ڈھونڈ رہے تھے۔ تحقیق و تعلیق میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا نام ہے۔ ۳۲

تقدیم میں محمد الغاسی نے لکھا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ سیرت ابن اسحاق میں سے کتاب ہذا کی اشاعت کو عربی علمی درشہ کے احیاء کی تاریخ میں ہمیشہ ایک عظیم واقعہ شمار کیا جائے گا۔ ۳۳

The Life and Work of the Prophet of Islam

Vol. 1-15

فرانسیسی کتاب

Le Prophet de l'Islam: sa vie et son Ouvre, Paris 1959, 2 vols

کا انگریزی میں ترجمہ ہے۔ ترجمہ محمود احمد غازی صاحب (وابس پرینڈیٹنٹ اکیڈمک انٹرپریشن) کا انگریزی میں ترجمہ ہے۔ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد (پاکستان) نے اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کیا ہے اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد (پاکستان) نے سال 1998ء شائع کیا ہے کتاب 522 صفحات پر مشتمل ہے قیمت 350 روپے یا 30 دلار تحریر ہے کتاب ڈاکٹر صاحب کے خصوصی اسلوب کے مطابق 1075 پیراگراف میں تقسیم کی گئی ہے اور آخر میں صفحہ نمبر 492 تا 517 اشاریہ پر مشتمل ہے جس میں حوالہ جات صفحہ نمبر سے دیئے گئے ہیں تھجی اغلات صفحہ 518 تا 522 بھی شامل ہے انگریزی ترجمہ کے پہلے انڈیشن کا پیش لفظ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا پیرس سے 23 ذی الحجه 1402ھ کا تحریر کردہ ہے، فرماتے ہیں "اصل فرانسیسی کتاب ربیع صدی قبل 1959ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب اس موضوع پر نہ صرف میری ساری زندگی کے مطالعے کا نچوڑ ہے بلکہ میں نے لگاتار بلا کسی وقفہ کے ہمیشہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق تحقیق جاری رکھی ہے"

اس کتاب کے بے شمار اشاعتیں میں سے ہر اشاعت میں ترجمہ و اضافہ شامل رہا موجودہ

انگریزی کتاب آخری فرانسیسی ایڈیشن کا صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ بے شمار اضافے اور تصحیحات پر مشتمل

ہے ۳۲

کتاب اکاؤن ابواب پر مشتمل ہے اور بر باب کے آخر میں حوالہ جات دیتے گئے ہیں شاہ صباح الدین لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو غزوہات کے ان میدانوں کو پچشم خود رکھنے کا خیال کیوں آیا؟ اس کی وجہ تھیں ان کی اس کتاب کے انگریزی ترجمہ میں مل جاتی ہے، انگریز نے تاب کو انہوں نے حیدر آباد کن کے اپنے اسکاؤنٹ ماسٹر جناب علی موسیٰ رضا مہاجر کے نام معنوں کیا ہے ڈاکٹر صاحب خود بابر شاہی ہیڈ کوارٹرز اور سکاؤنٹ ٹروپ میں شامل تھے۔ مہاجر صاحب نے یہ خیال اپنے شاگرد کے ذہن میں ڈالا کہ ان میدانوں کا سردارے کر کے نقشہ کشی کریں اپنے استاد کی اس ہدایت کو شاگرد نے احسن طریقے سے انجام دیا۔ ۳۵

الأنساب الارشاف

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے کتنی ہی قدیم عربی کتابیں یا اصل مأخذ اپنی تحقیق سے زندہ کئے جن میں خاص طور پر قابل ذکر تیسری صدی ہجری کے مشہور مورخ البلاذری کی کتاب "الأنساب الارشاف" کی پہلی جلد ہے جو سیرت نبوی ﷺ پر ایک بہت اہم کتاب ہے اس کتاب کی پوچھی اور پانچویں جلد (پنجم حصہ) ایک یہودی مستشرقین گوٹمن (Goitten) القدس سے شائع کر چکا ہے۔

خطبات بہاول پور

ماਰچ 1980ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے زیر انتظام ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے متعدد اسلامی موضوعات پر جو خطبات ارشاد فرمائے وہ فی البدیہ ہے ہونے کے باوجود تحقیق کی روشن مثال ہیں یہ مجموعہ اپریل 1981ء میں پہلی بار پروفیسر عبدالقیوم قریشی جوان دنوں جامعہ کے سربراہ تھے کی ذاتی توجہ سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہو کر زیر طبع سے آراستہ ہوا 1985ء میں پروفیسر صاحب کا تقریباً نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں ہوا تو انہوں نے ایک مطبوعہ نسخہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمت میں تصحیح و ترمیم کیلئے ارسال کیا یہ مستند و ترمیم شدہ ایڈیشن ادارہ تحقیقات اسلامی جو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے نسلک ہے کے زیر اہتمام شائع ہوا اس ایڈیشن میں تو ضمی

نتشوں اور اشاریہ کا اضافہ بھی کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بذاتِ خود پوری کتاب کو ہیراً گرفتوں میں تقسیم کر کے اس کا اشاریہ خود ترتیب دینے کی زحمت فرمائی

یہ خطبات 8 مارچ 1980ء (سوائے ایک جمعہ کے جو درمیان میں آیا) ہر روز یونیورسٹی کے غلام محمد گھوٹوی ہال میں ہوئے عصر اور مغرب کے درمیان ادوزبان میں ایک پیچھر ہوتا اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً عشاء تک جاری رہتا۔ جن موضوعات پر پیچھر دیئے گئے اور جن حضرات کو صدارت کے لیے مدعو کیا گیا۔ «بالترتیب حسب ذیل ہیں۔

- ۱ تاریخ قرآن مجید
 - ۲ تاریخ حدیث
 - ۳ تاریخ فقہ
 - ۴ قانون بین الامم الامم
 - ۵ دین (عقائد، عبادات، تصوف)
 - ۶ مملکت اور نظم و نسق
 - ۷ نظام دفاع اور غزوات
 - ۸ نظام تعلیم اور سرپرستی علوم
 - ۹ نظام تشریع و عدالت
 - ۱۰ نظام مالیہ و تقویم
 - ۱۱ تبلیغ اسلام اور غیر مسلمون سے بر تاؤ
- زیر صدارت جناب ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شعبہ علوم اسلامیہ بامعہ جناب، لاہور
 زیر صدارت جناب جسٹس گل محمد نجیب ہائی کورٹ لاہور
 زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد الطاف علی قریشی، وائس چانسلر بہاء الدین
 زکریا یونیورسٹی ملتان
 زیر صدارت جناب ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، شعبہ علوم اسلامیہ بامعہ جناب، لاہور
 زیر صدارت جناب قاضی عظیم الدین خطیب، بہاول پور
 زیر صدارت جناب سید نذر علی شاہ بہاول پور
 زیر صدارت جناب مجبر جزل محمد اقبال جزل آفیسر کمانڈنگ، 35
 ڈویژن پاکستان آرمی بہاول پور
 زیر صدارت جناب جسٹس عبدالغفور خان اودھی، سابق نجیب ہائی کورٹ لاہور
 زیر صدارت جناب مولانا نقی عثمانی، مہتمم دار العلوم کراچی
 زیر صدارت جناب پیر محمد محسن شاہ، خان پور
 پروفسر عبد القیوم قریشی خطبات بہاول پور کے تعارف (طبع اول) میں لکھتے ہیں ان خطبات کو ہم نے دوران ارشادی پریکارڈ کر لیا اور جب ارباب ذوق و طلب نے ان کی طباعت و اشاعت پر اصرار کیا تو یہ صد اخطبات ٹپ سے بڑی جانشناختی کے ساتھ تحریر میں منتقل کئے گئے بعد ازاں صدر شعبہ اردو کی گرانی میں اردو اور اسلامیات کے اساتذہ نے مل کر خطبات کی تدوین و ترتیب

کی خدمات انہیام دیں طباعت کے مختلف مراحل کی مگر انی صدر شعبہ عربی نے کی خطبات کے متن میں کسی بنیادی تبدیلی کے بغیر بعض جزوی اور لفظی ترمیمیں کی گئیں۔ جن کا مقصد صرف یہ تھا کہ جہاں کہیں الفاظ و فقرات کی نشت و ترتیب، تقریری اور تحریری اسلوب میں فرق کی وجہ سے اصل مقام سے ہٹ گئی ہو، وہاں صحیح ترتیب قائم کر دی جائے بہر حال اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ خطبات کے متن میں کسی قسم کی معنوی تحریف را نہ پانے نیز یہ کہ تقریر کا لہجہ اور زبان و بیان کی گلگفتگی بھی برقرار رہے ۲۷

(Muhammad Rasulullah (Salla-lhu alahi wasellam)

ڈاکٹر صاحب کی سیرت پر انگریزی کی یہ کتاب 1974ء میں حیدر آباد کن میں چھپی اس کا مکمل اردو ترجمہ نقوش کے ایک رسول نمبر کی جلد دوم میں موجود ہے یہ ترجمہ مذہر حق نے کیا ہے اس کتاب میں سیرت نبوی ﷺ پر ڈاکٹر صاحب کی مختلف زبانوں میں نگلی ہوئی 23 کتابوں اور مضمایں کی فہرست بھی ہے یہ کتاب 280 صفحات پر مشتمل ہے اس میں چودہ صفحات کا اشارہ بھی شامل ہے حوالہ جات صفحات کی بجائے پیراگراف کے دیئے گئے ہیں کتاب پر اشاعت درج نہیں ہے۔

کتاب کے صفحہ 13 تا 17 پر رسول کریم ﷺ کے خطوط، بنام نجاشی، شہنشاہ ہر کولیس، شاہ مقوس، المند رکسری کے عکس دیئے گئے ہیں اور آخر میں رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے عرب کا نقشہ بھی شامل اشاعت ہے۔ کتاب کے لیے لکھے گئے پیش لفظ کے آخر میں مصنف نے واضح کر دیا ہے کہ مصنف کا مقصد کوئی تحقیقی کام پیش کرنا نہیں بلکہ عام مطالعہ کے لیے کتاب لکھنا ہے اور یہ کہ کتاب مصنف کے 60 سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے اور جو حضرات حقائق کی تصدیق کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں ان کے لیے مصنف کی سیرہ پر تصنیفات کافی ہوں گی یہ کتاب 16 ابواب پر مشتمل ہے ۲۸

سیرت طیبہ (لیکھر)

رشید شکیب کے مطابق یہ ڈاکٹر صاحب کے عثمانی یونیورسٹی کے ان پیغمبر کا گمینہ گم جمیع ہے جو کہ طالب علموں کو دیا کرتے تھے 1947ء میں حیدر آباد سے شائع ہوئے۔ شاہ مصباح الدین شکیل لکھتے ہیں کہ بہادر یار جنگ اکاذیمی کے کتب خانہ میں یہ رسالہ موجود ہے جو بہتر صفحات کا ہے ۲۹

سیرت طیبہ کا پیغام عصر حاضر کے نام

شاہ مصباح الدین شکیل لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ بارہ صفحات پر مشتمل ہے ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے 30 اپریل 1992ء کو اقبال اکادمی پاکستان کے زیر انتظام لاہور کے الحمراہ اہال میں ایک تقریر فرمائی اس تقریر کو تابی شکل میں شائع کیا گیا۔ رسالہ میں لکھا ہے کہ تقریر کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اے المعارف میں شائع کیا جا رہا ہے ۲۰

الوثائق السياسة في العهد النبوى والخلافة الراشدة

فرانسیسی میں 1935ء میں تالیف کی گئی۔ اردو ترجمہ 1960ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ 1953ء میں جامع پرس میں پیش کر کے پی انج ذی کی ذگری حاصل کی تھی اس مقالے کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے اس مقالے میں دستاویزات کی تاریخی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ان دستاویزات کی روشنی میں اس دور کے سیاسی پس منظر کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ سیرت کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کی درج بالا کتب کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچ ہیں کہ بحیثیت سیرت نگار آپ سیرت رسول ﷺ کے ایسے پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں جو اپنی جدت، انفرادیت اور تنوع میں ایک شان امتیاز رکھتے ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف حقیقت بیانی سے کام لیتے ہیں اور حقائق کو مصلحتاً پوشیدہ رکھنے کے قابل نہیں بلکہ آپ کی تحریریں حقیقت پسندی اور معقولیت کی عمدہ مثالیں ہیں مثلاً رسول ﷺ کی سیرت کے حوالے سے لکھتے ہیں قرآن مجید میں رسول اکرم ﷺ کو سارے مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ اور ہر طرح کا قابل تقلید نمونہ قرار دیا گیا ہے یہ نمونہ معجزات اور خارق عادات و طریق کار کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس ناچیز نے سیرت پاک کے انہی پہلوؤں پر زور دیا ہے جو عالم اسباب کے مناسب اور انسان کے لیے قابل عمل ہوں پچیدہ معاملات میں تاویل وہ کی ہے جو اس انسانی حیثیت کے زیادہ قریب ہو یہ سماں رسالت میں بے ادبی و گمانی سے نہیں، قرآنی اور ربانی احکام کی تعییں میں ہے ۲۱

آپ کی حقیقت بیانی کا اندازہ آپ کے یک چڑی "خطبات بہاول پور" کی اس تحریر سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ہر حرکت کو قیامت تک محفوظ رکھا

ہے لکھتے ہیں کہ ”جو اختلاف عمل میں نظر آتا ہے وہ حدیث کی غلطی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ رسول ﷺ کے دو مختلف زمانوں کے عملوں اور حرکتوں پر مقیٰ ہے مثلاً سنیوں کے ہاں چوری کے جرم میں ہاتھ پہنچے سے کائی ٹھیکانے کا ذکر ملتا ہے اور شیعوں کے ہاں صرف انگلیاں کائی ٹھیکانے کا ذکر ملتا ہے تو ان حالات میں بجائے اس کے کام سے فرقہ واری اختلاف قرار دیں، ہم ایک دوسرے کا تخلی کریں اور حدیث پر اپنے فرقے کے بیان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں جو ہماری نجات کے لیے کافی ہے یہ نہیں کہ ان اختلافات کو دور کرنے کی لाभ حاصل کو کوشش کریں جو کبھی دور نہیں ہو سکتے۔

سیرت پر آپ کے تحقیقی کام کی سب سے بڑی شان مستند واقعات، کتب کی دریافت، تدوین و اشاعت ہے۔ حیات طیبہ کے بارے میں محمد بن اسحاق یسار کی مولفہ سیرت ”سیرۃ ابن اسحاق“، کتاب المبتدأ والمعاذی، صحیح ترین اور مستند ترین مراجع میں سے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ پر کتاب کامراکش کے قدیم شہر فاس کی جامع قرویں کے کتب خانے سے تلاش کر کے شائع کرنا، ڈاکٹر صاحب کی بہت بڑی خدمت ہے جسے عالم عرب نے سراہا ہے نادرونایاب ذخیرہ حدیث کے مخطوطے کی دریافت بھی ان کا وہ کارنامہ ہے جسے تاریخی کہا جا سکتا ہے اور وہ صحیفہ ہمام بن منبه کی ترتیب، انگریزی اور اردو ترجمہ اور اس کی اشاعت ہے تیسرا صدی ہجری کے مشہور مورخ البلاذری کی سیرۃ نبوی پر ”الانساب الاشراف“ کی ناپید جملوں کو مدون کر کے ڈاکٹر صاحب نے تاریخ اسلام کی بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کا اپنا انداز، ہے اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب Muhammad UR Rasullah میں نبی کریم ﷺ کی تاریخ پیدائش 17 جون 569ء تحریر کی ہے حالانکہ دیگر مورخین نے 12 ربیع الاول 571ء لکھی ہے لیکن ہمارے محترم ڈاکٹر صاحب کو بر بنائے تاریخ شواہد اتفاق نہیں ہے۔ آپ جون 569ء کا ترجیحاً انتخاب کرتے ہیں۔

It was on monday 17th June 569 of christian era for determination of which see my article in the journal of Pakistan Historical Society Karachi 1968 (xvi) 216-9 that a boy was born

in an obscure part of the world at Mecca, in the Desert continent of Arabia".⁴³

اپنی اس تصنیف میں ڈاکٹر صاحب حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر سے ایک بیٹھے ہند ابن ابی ہالہ کی اپنے سوتیلے باپ (رسول خدا) سے غیر معمولی محبت اور احترام کو سامنے لاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ہند ابن ابی ہالہ نبی کریمہ ﷺ کے حلیہ شریف کے بارے میں سب سے بذار اوی قرار پایا اور وہ نہایت خوب صورت انداز میں آپ کے سراپے کو بیان کرتا ہے ”ان کا منہ یا قتوں سے بھرا ہوا صندوق تھا۔ ان کا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ جسمیں تھا۔

غار حرا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”خوش قسمتی سے مجھے اس غار کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہے۔ جبل النور مکہ کے شرقی نواح میں شہر کے وسط سے تین چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جاج جب مٹی جاتے ہیں تو یہ پہاڑی ان کے باائیں ہوتی ہے یہ مخرب طی شکل کی بلند پہاڑی ہے غار حرا پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور ایسی چٹانوں سے عبارت ہے جو ایک دوسری کے اوپر کھڑی ہیں اس کے اندر سے مٹی بہہ چکی ہے اور بڑے بڑے پتھر اس کی دیواروں اور چھپت کا کام دیتے ہیں اندر سے غار اتی بلند ہے کہ اس میں سیدھا کھڑا ہونا ممکن ہے غار کا طول و عرض بھی اتنا ہے کہ ایک انسان اس میں سہولت سے لیٹ سکتا ہے غار کی لمبائی چوڑائی سے زیادہ ہے قدرتی طور پر اس کا رخ کعبۃ اللہ کی طرف ہے“

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں عام مبلغوں کی طرح جذباتیت کی بجائے معقولیت اور فکری اپیل ہوتی ہے وہ قدیم و جدید دونوں مأخذ کے حقیقی و تقابلی مطالعے کے بعد اپنے نتائج فکر، نہایت متنانت کے ساتھ پیش کرتے ہیں ان کی تحریریں سائنسیک انداز و اسلوب کا دلکش نمونہ ہوتی ہیں ڈاکٹر محمد حمید اللہ قرآن و حدیث کے وسیع مطالعے مختلف زبانوں پر عبور رکھنے اور موجودہ دور کے تقاضوں کو سمجھنے کے سبب اپنی تمام تحریروں میں سائنسی انداز اختیار کرتے ہیں۔

آپ کی کتب سیرت علمی دیانت اور تحقیقی متنانت کا شاہکار ہیں آپ کی کتب صرف عشق رسول ﷺ کا مظہر ہی نہیں بلکہ ایک صاحب فن کی محققانہ جستجو کا مجموعہ بھی ہیں ان کے مطالعہ سے آپ

کی علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے اور آپ کی تحقیق و تصنیف کا منفرد پہلو سامنے آتا ہے اسلامی تاریخ بالخصوص سیرت النبی پر آپ کی گہری اور وسیع نظر ہے آپ سیرت رسول ﷺ کے بہت سے ایسے گوشنوں کو بے نقاب کرتے ہیں جو آئندہ سیرت نگاروں کے لیے راہیں متعین کرتے ہیں جس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت کہا جاسکتا ہے

حوالہ جات

- | | |
|--|---|
| <p>اوارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد،
ص ۱۲</p> <p>ایک عالم ایک محقق ڈاکٹر حمید اللہ کے کراچی، مجلہ عثمانیہ جلد ۲ شمارہ ۲۳، ص ۲۳</p> <p>ایک عالم ایک محقق اپریل تا جون ۱۹۹۷، ص ۳۵</p> <p>ایک عالم ایک محقق اپریل تا جون ۱۹۹۷، ص ۲۳</p> <p>ایک عالم ایک محقق اپریل تا جون ۱۹۹۷، ص ۳۶</p> <p>ایک عالم ایک محقق اپریل تا جون ۱۹۹۷، ص ۲۸، ۲۷</p> <p>ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۵</p> <p>پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات مجلہ عثمانیہ، ص ۶۱</p> <p>ایک عالم ایک محقق مجلہ عثمانیہ، ص ۳۰</p> <p>پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات مجلہ عثمانیہ، ص ۶۲</p> <p>ڈاکٹر حمید اللہ (خود جلاوطنی کی زندگی مجلہ عثمانیہ، ص ۶۷
گزارنے والے ایک عالم)</p> <p>خطبات بہاول پور ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۱</p> <p>پیرس میں وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات مجلہ عثمانیہ، ص ۶۳</p> <p>ایک عالم ایک محقق مجلہ عثمانیہ، ص ۳۳</p> <p>ڈاکٹر حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف مجلہ عثمانیہ، ص ۷۶</p> <p>ڈاکٹر صاحب کے کارناموں پر ان کی مختصر روداد مجلہ عثمانیہ، ص ۵۶</p> <p>ڈاکٹر صاحب کے کارناموں پر ان کی مختصر روداد مجلہ عثمانیہ، ص ۸۹</p> <p>عہد نبوی کے میدان جنگ علمی مرکز الہدی، بلیکیش فرگت ۱۹۹۸، ص ۸۵</p> <p>علمی مرکز الہدی، بلیکیش فرگت ۱۹۹۸، ص ۳۸</p> <p>عہد نبوی میں نظام حکمرانی اردو اکیڈمی سندھ ۶</p> <p>ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف مجلہ عثمانیہ، ص ۹۰</p> <p>ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف مجلہ عثمانیہ، ص ۹۰</p> <p>اقبال اکادمی پاکستان لاہور ۵۰۷</p> | <p>خطبات بہاول پور حمید اللہ ڈاکٹر</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>جلادطن حسن الدین احمد</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>جلادطن حسن الدین احمد</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>خطبات بہاول پور محمد صلاح الدین</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>عسکری ایم ایچ</p> <p>خطبات بہاول پور محمد حمید اللہ ڈاکٹر</p> <p>محمد صلاح الدین</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>محمد صلاح الدین</p> <p>عسکری ایم ایچ</p> <p>خطبات بہاول پور محمد حمید اللہ ڈاکٹر</p> <p>محمد صلاح الدین</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>بلیغ الدین شاہ</p> <p>مصباح الدین عکلیل شاہ</p> <p>یوسف الدین ڈاکٹر</p> <p>مصباح الدین عکلیل شاہ</p> <p>محمد حمید اللہ ڈاکٹر</p> <p>ندوی، رضوان علی سید</p> <p>محمد حمید اللہ ڈاکٹر</p> <p>مصباح الدین عکلیل شاہ</p> <p>مصباح الدین عکلیل شاہ</p> <p>انور محمد خالد ڈاکٹر</p> |
|--|---|

			۲۳	محمد حمید اللہ اکٹر
		عبد نبوی میں نظام حکمرانی	۲۴	محمد حمید اللہ اکٹر
	اردو اکیڈمی سندھ	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	۲۵	بلبغ الدین شاہ
	دارالاشاعت کراچی ۱۹۸۰	ایک عالم ایک محقق	۲۶	محمد حمید اللہ اکٹر
	محلہ عثمانیہ، ص ۳۱	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	۲۷	مصطفیٰ شاہ
	دارالاشاعت کراچی ۱۹۸۰	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	۲۸	مصباح الدین نقیل شاہ
	علی مرکز الہامی پبلیکیشن ۱۹۹۸ ص ۹۰	چہرہ نما	۲۹	رشید شلیب
	محلہ عثمانیہ، کراچی، ص ۲۰	خطبات بہاول پور	۳۰	محمد حمید اللہ اکٹر
	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۶	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	۳۱	مصطفیٰ شاہ
	محلہ عثمانیہ، ص ۲۰	مصباح الدین نقیل شاہ	۳۲	محمد طفیل
	ادارہ فروغ اردو لاهور	نقوش، رسول نمبر، جلد یازدهم شمارہ ۱۳۰	۳۳	The Life and work of the Instt. M. Hamid Ullah Dr.
	Islamic Research	Islamabad. Prophet of Islam		Vol. I
	Islamic Research	The Life and work of the M. Hamid Ullah Dr.	۳۴	
		Instt. Islamabad. Prophet of		
		Islam Vol. I		
	۹۳، ۹۲	ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی اردو کتابوں کا تعارف	۳۵	مصطفیٰ شاہ
	محلہ عثمانیہ، ص ۹۳، ۹۲	محلہ عثمانیہ، ص ۹۰	۳۶	ندوی، رضوان علی سید
	۹۰	ڈاکٹر محمد حمید اللہ نقوش و تاثرات		
	محلہ عثمانیہ، ص ۹۰	خطبات بہاول پور	۳۷	محمد حمید اللہ اکٹر
	اوارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۸، ۱۹	ڈاکٹر محمد حمید اللہ اکٹر		
	Idara e Islamiyat	Muhammad Rasulallah	۳۸	M. Hamid Ullah Dr.
	۲۰	چہرہ نما	۳۹	رشید شلیب
	محلہ عثمانیہ، ص ۲۰	ڈاکٹر محمد حمید اللہ اکٹر	۴۰	مصطفیٰ شاہ
	۹۷، ۹۸	محلہ عثمانیہ، ص ۲۰	۴۱	رشید شلیب
	محلہ عثمانیہ، ص ۹۷، ۹۸	چہرہ نما	۴۲	حسن الدین احمد اکٹر
		جلادطن		
	محلہ عثمانیہ، ص ۲۶			
